از عدالتِ عظمیٰ

محمد اقبال مدار شیخ و دیگراں

بنام

دی سٹیٹ آف مہاراشٹرا

تاریخ فیصلہ: 08 جنوری 1996

[اے۔ ایم۔ احمدی، چیف جسٹس، بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور این۔ پی۔ سنگھ، جسٹس صاحبان]

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987:

دفعات 1(4)—جنوری 1993 میں دفعات 3(1) اور 3(2)(i) کے تحت کیے گئے جرائم-نامزد عدالت میں زیر التواء ملزموں کے خلاف کارروائی- مقررہ مدت کے بعد ختم ہونے والا ایکٹ-کا اثر- عرضی کہ ایکٹ ختم ہونے کے بعد، نامزد عدالت کے سامنے کوئی مقدمہ زیر التوا نہیں رہا- قرار پایا کہ، اس طرح کی درخواست کو غلط سمجھا گیا-دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (4) کی مخصوص شق زیر التواء تحقیقات اور قانونی کارروائی کو زندہ رکھے گی۔-زیر التواء تحقیقات اور قانونی کارروائی کے حوالے سے اس قانون کی میعاد ختم نہیں سمجھی جائے گی۔

دفعات 20(4)(bb) (4) 20 ،(b) اور 20(8)-استغاثہ کی جانب سے مقررہ وقت کے اندر تحقیقات مکمل کرنے میں ناکامی-ملزم کا ضمانت پر رہا ہونے کا حق- قرار پایا کہ تفتیش مکمل کرنے کے لئے دفعات میں متعین مدت ختم ہونے کے بعد، ملزم کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 167(2) کی شق (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے اور اس حق کو کوئی بھی عدالت شکست نہیں دے سکتی ہے، اگر ملزم تیار ہے اور مطلوبہ ضمانتی مچلکہ جمع کراتا ہے۔- تاہم، چونکہ اس بنیاد پر ضمانت کے لیے کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی، اس لیے ملزم کو ضمانت پر رہا نہیں کیا جاسکا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری فقرہ 167(2) فقرہ (اے)- مقررہ مدت کے اندر تفتیش مکمل کرنے کے لیے مقدمہ چلانے میں ناکامی پر ضمانت کی منظوری- فرد قرارداد جرم جمع کرانے اور نوٹس لینے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

بعد رکھے گئے حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اس صورت میں ملزم کا ریمانڈ دفعہ 167(2) کے تحت نہیں بلکہ ضابطہ اخلاق کی دیگر دفعات کے تحت ہوتا ہے۔

ایودھیا میں بابری مسجد سے متعلق واقعے کے بعد جنوری 1993 میں بمبئی شہر میں فرقہ وارانہ فسادات بھڑک اٹھنے کے تناظر میں، اپیل گزاروں کے ساتھ دیگراں پر بھی جرم کے لیے مقدمہ چلایا گیا، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، دفعہ 149 تعزیرات ہند اور دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعات (1) اور (2)(1) کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 7 سے 8 جنوری 1993 کی رات تقریباً 1 بجے اپیل کنندہ کچھ دیگر افراد کے ساتھ مستغیث کے پڑوس میں واقع گھر کے سامنے جمع ہوا، اس نے مذکورہ گھر کو باہر سے بند کر دیا، مٹی کا تیل ڈالا اور اسے آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں بہت سے بچے، خواتین اور مرد جل کر ہلاک ہو گئے۔ نامزد عدالت نے کچھ ملزموں کو ضمانت پر رہا کر دیا، لیکن اپیل گزاروں کی استدعا کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ، پہلی نظر میں، یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر مواد موجود ہے کہ TADA کی دفعہ 3(1) اور دفعہ 3(2)(1) کی توضیعات کے تحت مقدمہ ان کے خلاف بنایا گیا تھا۔ متاثر ہو کر، اپیل گزاروں نے اپیل دائر کی۔

اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ TADA ایک عارضی قانون ہونے کی وجہ سے اور ختم ہونے کے بعد، یہ عدالت ایکٹ کی دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (8) کی توضیعات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپیل گزاروں کو رہا کر سکتی ہے، کیونکہ یہ سمجھا جائے گا کہ ایکٹ کے ختم ہونے کے بعد، دفعہ 3(1) اور 3(2)(i) کے تحت کوئی مقدمہ نامزد عدالت کے سامنے زیر التوا نہیں تھا؛ اور اس کے باوجود، درخواست گزار ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 167 (2) کی شق (اے) کے پیش نظر ضمانت کے حقدار تھے کیونکہ وہ قانونی مدت کے اندر فرد قرارداد جرم جمع کرانے میں ناکام رہے تھے۔

اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کی طرح، دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کے دفعہ 1 کے ذیلی دفعہ (4) میں ایکٹ کے معماروں نے ایک بچت کا التزام نافذ کیا تھا اور خواہش ظاہر کی تھی کہ اس طرح کے عارضی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی، ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی، حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر ختم نہیں ہونی چاہیے؛ ایکٹ کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میعاد ختم ہونے کے باوجود انہیں جاری رکھنا ہے۔ دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (4) میں ڈیمنگ شق کی مخصوص شق، جس میں کہا گیا ہے کہ 'گویا اس ایکٹ کی میعاد ختم نہیں ہوئی تھی' زیر التواء تحقیقات اور قانونی کارروائی کو زندہ رکھے گی۔ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے باوجود، یہ ماننا ہوگا کہ اس کی میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی ہے، اس طرح کی زیر التواء تحقیقات اور قانونی کارروائی کا تعلق ہے۔

ریاست اڑیسہ بنام بھوپیندر کمار بوس، اے آئی آر (1962) ایس سی 945 = [1962] ضمیمہ 2 ایس سی آر 380، اس کے بعد آیا۔

2.1 TADA کی دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 167 کے التزام کو TADA کے مجموعہ ضابطہ فوجداری میں لاگو کرتی ہے سوائے اس کے کہ ایسے جرائم کے سلسلے میں مجاز حراست کے لیے مقرر کردہ ادوار جن کے دوران تفتیش مکمل ہونی چاہیے وہ مختلف ہیں۔ دفعہ 20 (4) (بی) اور دفعہ 20 (4) (بی بی) میں مقررہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد TADA کے تحت کسی جرم کا ملزم ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 (2) کی شق (اے) کے لحاظ سے ضمانت پر رہا ہونے کا حق حاصل کر لیتا ہے اور اس حق کو کسی بھی عدالت کے ذریعے شکست نہیں دی جا سکتی، اگر متعلقہ ملزم تیار ہو اور متعلقہ عدالت کے اطمینان کے لیے ضمانت مچلکہ پیش کرے۔

2.2 قانون کی دفعہ 20 (4) (بی) یا دفعہ 20 (4) (بی بی) کے ساتھ پڑھے جانے والے ضابطہ اخلاق فقرہ (اے) سے لے کر دفعہ 167 (2) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے والا کوئی بھی ملزم، تفتیش کار ایجنسی کی جانب سے مقررہ مدت کے اندر، دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے پیش نظر، تفتیش ختم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے، ضابطہ اخلاق کے باب XXIII کی توضیحات کے تحت اس طرح رہا کیا گیا سمجھا جائے گا۔

2.3 اپیل کنندہ نمبر 1 سے 6 کو 16.1.1983 پر حراست میں لیا گیا۔ فرد قرار داد جرم 30.8.1993 پر جمع کرائی گئی تھی؛ ظاہر ہے کہ دفعہ 20(4)(b) کے تحت قانونی مدت سے آگے۔ ریکارڈ پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ اپیل گزاروں کے سلسلے میں دفعہ 20 (4) (بی بی) کی توضیحات کا اطلاق کیا گیا تھا۔ وہ TADA کی دفعہ 20 (4) (بی) کے ساتھ پڑھے جانے والے ضابطے کی دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کے حقدار ہو گئے تھے۔ لیکن یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ اپیل گزاروں کی جانب سے مذکورہ بنیاد پر ضمانت کے لیے کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی۔ جب تک اپیل گزاروں کی جانب سے درخواستیں نہیں کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھیں، قانونی مدت کے اندر تحقیقات کی تکمیل میں کوتاہی کی بنیاد پر انہیں رہا کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

2.4. یہ طے کیا گیا ہے کہ فرد قرار داد جرم جمع کرانے اور نوٹس لینے کے بعد ضابطہ اخلاق فقرہ (اے) سے لے کر دفعہ 167 (2) کے تحت حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اس صورت میں متعلقہ ملزم کا ریمانڈ بشمول ایک شخص جس پر TADA کے تحت جرم کرنے کا الزام ہے، دفعہ 167 (2) کے تحت نہیں بلکہ ضابطہ اخلاق کی دیگر توضیعات کے تحت ہے۔اس طرح اپیل گزاروں کے لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت کا دعوی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔مانا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں کے خلاف فرد قرار داد جرم جمع کرائی گئی ہے، اور وہ ضابطہ اخلاق کی دیگر توضیعات کے تحت منظور کیے گئے ریمانڈ کے احکامات کی بنیاد پر حراست میں ہیں اور اس مرحلے پر دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) لاگو نہیں ہو گی۔

ریاست اڑیسہ بنام بھوپیندر کمار بوس، اے آئی آر (1962) ایس سی 945 = [1962] ضمیمہ 2 ایس سی آر 380؛ اسلم بابالال دیسائی بنام ریاست مہاراشٹر، [1992] 4 ایس سی سی 272، اس کے بعد آئے۔

رگھوبیر سنگھ بنام ریاست بہار، (1987) ایس سی 149، پر انحصار کیا۔

3.1. اگرچہ عدالتیں تفتیش کی تکمیل کے لیے قانونی مدت ختم ہونے کے بعد ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کے ملزم کے حق کو شکست دینے کے لیے ضمانت کی درخواستیں کچھ دنوں کے لیے زیر التوا رکھیں تا کہ اس دوران فرد قرار داد جرم جمع کرائی جائیں، کسی بھی عدالت کی طرف سے اس طرح کے عمل کی منظوری نہیں دی جا سکے۔

3.2۔ فوری معاملے میں قابلیت پر ضمانت دینے کی درخواست دائر کی گئی تھی جسے 22.3.1993 پر خارج کر دیا گیا تھا۔ لیکن اعتراف ہے کہ فرد قرار داد جرم جمع کرانے کے لیے قانونی مدت ختم ہونے کے بعد دفعہ 167 (2)، مجموعہ ضابطہ فوجداری (ای) کے تحت ضمانت دینے کے لیے کوئی درخواست دائر نہیں کی گئی تھی۔اپیل گزاروں نے دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کا اپنا حق کھو دیا ہے کیونکہ وہ ضابطہ اخلاق کی دیگر توضیعات کے تحت منظور کیے گئے ریمانڈ کے احکامات کی بنیاد پر حراست میں ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجموعہ ضابطہ فوجداری: فوجداری اپیل نمبر 21-25، سال 1996۔

نامزد کورٹ گریٹر بمبئی کے فیصلے اور حکم سے ضمانت کی درخواست نمبر 30، 35، 138، 295 اور 296، سال 1993 میں۔

عرضی گزاروں کے لیے آشیش ورما اور مس ابھار آر شرما۔

یونین آف انڈیا کے لیے سی بی بابو اور ڈی ایس مہرا، ریاست مہاراشٹر کے لیے ڈی ایم نرگولکر۔

عدالت کا فیصلہ این پی سنگھ، جسٹس نے دیا۔

یہ اپیلیں نامزد عدالت، بمبئی کی طرف سے منظور کردہ احکامات کے خلاف دائر کی گئی ہیں، جس میں اپیل گزاروں کی جانب سے ضمانت کی استدعا کو خارج کیا گیا ہے، جن پر تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے تحت الزام عائد کیا گیا ہے، بشمول دفعہ 302 کے ساتھ 149 اور ذیلی دفعہ (1) اور ذیلی دفعہ (2)(i) کے تحت دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 (جسے اس کے بعد 'TADA' کہا گیا ہے)۔

6.12.1992 پر ایودھیا میں بابری مسجد سے متعلق واقعے کے بعد، بمبئی شہر اور اس کے مضافات میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ مستغیث کے مطابق 7.1.1993 کی رات تقریباً 11.30 پر کچھ نامعلوم شرپسندوں نے اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مستغیث کے شوہر نے اسے اور تقریباً 11 سال اور 9 سال کی عمر کے دو بچوں کو قریبی گھر پناہ کے لیے بھیج دیا۔ اسی گھر میں دوسرے خاندانوں نے بھی پناہ لی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ رات کو تقریباً 12.30 کے قریب، اپیل کنندگان دیگر اس کے ساتھ مذکورہ گھر کے سامنے جمع ہوئے اور مٹی کا تیل ڈالا اور گھر کو آگ لگا دی۔ انہوں نے جان لیوا ہتھیاروں کی نوک پر لوگوں کو دھمکیاں دے کر انہیں متاثرین کی مدد کے لیے آنے سے بھی روکا۔ کچھ قیدی چھت کی ٹائلیں کھول کر گھر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن بہت سے بچے، خواتین اور مرد جل کر ہلاک ہو گئے۔ استغاثہ کا معاملہ یہ بھی ہے کہ گھر کا دروازہ باہر سے بند کیا گیا تھا تاکہ وہ فرار نہ ہوں۔ تفتیش کے بعد، فرد قرار داد جرم پیش کی گئی اور اپیل گزاروں کو TADA کی دفعہ 3(1) اور 3(2)(1) سمیت مختلف جرائم کے لیے مقدمے کی سماعت پر رکھا گیا۔ TADA کی توضیعات کے تحت تشکیل دی گئی نامزد عدالت نے ضمانت کی استدعا کو خارج کر دیا ہے، مختلف اپیل گزاروں کے خلاف لگائے گئے الزامات اور ان کے خلاف تحقیقات کے دوران جمع کیے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئے مواد پر تبادلہ خیال کرنے کے بعد، جس میں چشم دید گواہی بھی شامل ہے، کہ اپیل گزاروں نے باہر سے دروازے بند کر کے گھر کو آگ لگا دی جس کے نتیجے میں کئی بچوں، خواتین اور مردوں کی موت ہو گئی۔ ایک گھر میں ہی چھ افراد جل کر ہلاک ہو گئے۔ نامز د عدالت نے کچھ ملزموں کو ضمانت پر رہا کرنے کی ہدایت کی ہے، لیکن اپیل گزاروں کے حوالے سے، یہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ پہلی نظر میں ریکارڈ پر ایسے مواد موجود تھے جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ اپیل گزار آتش گیر مادے یعنی پیٹرول اور مٹی کے تیل کا استعمال کر کے دہشت گردی پھیلانے اور دونوں برادریوں میں نفرت پیدا کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، جس کے نتیجے میں بہت سے متاثرین کی موت ہوئی اور اس طرح TADA کی دفعات 3(1) اور 3(2)(1) کی توضیعات کے تحت مقدمہ بنایا گیا۔

فاضل وکیل نے، شاید اپیل گزاروں کے خلاف لگائے گئے سنگین الزامات کے پیش نظر، قابلیت کی بنیاد پر اپیل پر زور نہیں دیا اور کہا کہ اگر الزامات پر پہلی نظر میں غور کیا جائے تو TADA کی دفعہ 3(1) یا دفعہ 3(2)(1) کے تحت کوئی جرم ظاہر نہیں کیا گیا۔ تاہم، انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ TADA ایک عارضی قانون تھا جو تسلیم شدہ طور پر ختم ہو چکا ہے، اس لیے اپیل گزاروں پر TADA کی کسی بھی دفعہ کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے اور ضمانت دینے کے سلسلے میں TADA کی دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (8) کے ذریعے مقرر کردہ شرائط کو اب نظر انداز کرنا ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں، فاضل وکیل کے مطابق، نامز د عدالت 7 اور 8 مارچ 1994 کو اپیل گزاروں کی ضمانت کی استدعا کو خارج کرنے پر جائز ہو سکتی ہے، لیکن TADA کے ختم ہونے کے پیش نظر، اب یہ عدالت دفعات 20 کی ذیلی دفعات (8) کی شق کو نظر انداز کرتے ہوئے اپیل گزاروں کی رہائی کی ہدایت کر سکتی ہے، کیونکہ یہ سمجھا جائے گا کہ TADA کے ختم ہونے کے بعد، اب دفعات 3(1) اور 3(2)(1) کے تحت کسی بھی جرم کے لیے کوئی مقدمہ نامز د عدالت کے سامنے زیر التوا نہیں ہے۔

اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ TADA ایک کی عارضی قانون ہونے وجہ سے اس کی مدت خود ایکٹ میں متعین کی گئی تھی، اور اس کی میعاد مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے پر ختم ہو گئی ہے۔ ایسی صورت حال میں، جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 6 سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 6 صرف اس وقت لاگو ہوتی ہے جب کوئی مرکزی ایکٹ منسوخ کیا جاتا ہے اور یہ اس وقت متاثر نہیں ہو گا جب کوئی عارضی ایکٹ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے پر ختم ہو جائے۔ جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کا متعلقہ حصہ کہتا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"دفعہ 6۔ منسوخی کا اثر-اگر یہ ایکٹ، یا اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد بنایا گیا کوئی مرکزی قانون یا ریگولیشن، اب تک بنائے گئے یا اس کے بعد بنائے جانے والے کسی بھی قانون کو منسوخ کرتا ہے، تو جب تک کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو، اس کی منسوخی نہیں ہوگی:

a ....

b ....

c ....

d ....

e اس طرح کے کسی بھی حق، مراعات، ذمہ داری، فرض، جرمانہ، ضبطی یا سزا کے سلسلے میں کسی بھی تحقیقات، قانونی کارروائی یا دادرسائی کو متاثر کرتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

اور اس طرح کی کوئی بھی تحقیقات، قانونی کارروائی یا علاج قائم کیا جا سکتا ہے، جاری رکھا جا سکتا ہے یا نافذ کیا جا سکتا ہے، اور اس طرح کا کوئی جرمانہ، ضبطی یا سزا اس طرح عائد کی جا سکتی ہے جیسے منسوخی ایکٹ یا ضابطہ منظور نہیں کیا گیا تھا.

اس طرح عارضی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کا کیا اثر ہوگا، اس کی جانچ اس ایکٹ کی توضیعات پر ہی کرنی ہوگی، بغیر جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کی مدد کے۔ یہی وجہ ہے کہ عارضی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد اکثر قانونی کارروائی کے سلسلے میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انہیں جاری رکھا جا سکتا ہے؟ بہت سے عارضی قوانین میں جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کی نوعیت میں بچت کا التزام نافذ کیا گیا ہے۔ اگر عارضی ایکٹ میں جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کی طرح کوئی شق نہیں ہے، تو عام اصول یہ ہے کہ اس ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔ اگر بچت کا کوئی التزام نہیں ہے، تو ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد کسی ایسے شخص پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا جس پر مذکورہ ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا جا رہا ہو۔

جہاں تک TADA کا تعلق ہے، ایکٹ کے معماروں نے خاص طور پر دفعہ 1 کے ذیلی دفعہ (4) میں جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کی طرح ایک شق نافذ کی ہے جس میں کہا گیا ہے:

"دفعہ 1(1)۔.

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(2).................

(3)..............................

(4) یہ 24 مئی 1987 سے آٹھ سال کی مدت کے لیے نافذ رہے گا، لیکن اس ذیلی دفعہ کے نفاذ کے تحت اس کی میعاد ختم ہونے سے۔

(a) اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول یا اس طرح کے کسی اصول کے تحت بنائے گئے کسی حکم نامے کا پچھلا عمل، یا اس کے تحت باضابطہ طور پر کیا گیا یا اس کا سامنا کرنا پڑا، یا

(b) اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا ایسے کسی قاعدے کے تحت جاری کردہ کسی حکم کے تحت حاصل کیا گیا کوئی حق، استحقاق، ذمہ داری یا فرض، یا

(c) اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے سلسلے میں عائد کوئی جرمانہ، ضبطی یا سزا یا اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے کسی اصول یا اس طرح کے کسی اصول کے تحت بنائے گئے کسی حکم کی خلاف ورزی، یا

(d) جیسا کہ مذکورہ بالا کسی بھی حق، مراعات، ذمہ داری، فرض، جرمانہ، ضبطی یا سزا کے سلسلے میں کوئی تفتیش، قانونی کارروائی یا دادرسائی۔

اور ایسی کوئی تفتیش، قانونی کارروائی یا علاج قائم کیا جا سکتا ہے، جاری رکھا جا سکتا ہے یا نافذ کیا جا سکتا ہے اور اس طرح کا کوئی جرمانہ، ضبطی یا سزا اس طرح عائد کی جا سکتی ہے جیسے کہ اس ایکٹ کی میعاد ختم نہ ہوئی ہو۔

دفعہ 1 کی مذکورہ بالا ذیلی دفعہ (4) کے پیش نظر، یہ قرار دیا جانا چاہیے کہ ایکٹ کے تشکیل کنندہ نے TADA کی دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (4) میں جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 جیسی بچت کی شق نافذ کی تھی اور خواہش ظاہر کی تھی کہ اس طرح کے عارضی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی مذکورہ ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر ختم نہیں ہونی چاہیے۔ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے باوجود انہیں جاری رکھا جانا چاہیے۔ دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (4) میں ڈیمنگ شق، جس میں کہا گیا ہے کہ 'گویا اس ایکٹ کی میعاد ختم نہیں ہوئی تھی' زیر التواء تحقیقات اور قانونی کارروائی کو زندہ رکھے گی۔ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے باوجود، یہ ماننا ہوگا کہ اس طرح کی زیر التواء تحقیقات اور قانونی کارروائیوں کا تعلق اب تک اس کی میعاد ختم نہیں ہوئی ہے۔ ڈیمنگ شق کے ذریعہ قانونی افسانے کا اثر اچھی طرح سے جانا جاتا ہے۔ قانون سازیہ ایک تسلیم شدہ قانونی درستگی متعارف کرا سکتا ہے اور عدالتوں کو اس مفروضے پر آگے بڑھنا پڑتا ہے کہ ایسی صورتحال متعلقہ تاریخ کو موجود ہے،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

کیونکہ جب کسی کو کسی خیالی صورتحال کو حقیقی سمجھنے کے لیے کہا جاتا ہے تو اسے حقیقی نتائج کا تصور بھی کرنا پڑتا ہے جو اس سے نکلیں گے جب تک کہ کسی اور قانونی شق کے ذریعے ممنوع نہ ہو۔

ریاست اڑیسہ بنام بھوپیندر کمار بوس، اے آئی آر 1962 ایس سی 945 = (1962) ضمیمہ 2 ایس سی آر 380 کے معاملے میں، اس عدالت کے ایک آئینی بنچ نے ایک عارضی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے اثر کے بارے میں کہا:

"یہ سچ ہے کہ منسوخی کے اثر کے سلسلے میں جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 کی دفعات عارضی ایکٹ پر لاگو نہیں ہوتی ہیں۔ جیسا کہ پتنجلی شاستری، جسٹس نے مشاہدہ کیا، جیسا کہ وہ اس وقت ایس کرشنن بنام ریاست مدراس، 1951 ایس سی آر 621 اے آئی آر 1951 ایس سی 301 میں تھے، ایک عارضی قانون کے حوالے سے عام قاعدہ یہ ہے کہ اس کے برعکس خصوصی شق کی عدم موجودگی میں، اس کے تحت کسی شخص کے خلاف جو کارروائی کی جارہی ہے وہ قانون کی میعاد ختم ہوتے ہی عملی طور پر ختم ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قانون ساز یہ عارضی قانون میں بچت کے التزام کو نافذ کر کے اس طرح کے بے ضابطگی سے بچ سکتا ہے اور اکثر اس سے بچتا ہے، جس کا اثر کچھ معاملات میں جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 سے ملتا جلتا ہے۔"

چونکہ تحقیقات کے تسلسل، قانونی کارروائی، جرمانے، سزا کے سلسلے میں TADA کی دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (4) میں ایک مخصوص شق نافذ کی گئی ہے جو کہ عام شقوں کے قانون کی دفعہ 6 سے ملتی جلتی ہے، اس لیے اس تنازعہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آیا TADA کے تحت کیے گئے کسی جرم کے سلسلے میں کوئی تفتیش، جانچ، مقدمہ جب کہ مذکورہ ایکٹ نافذ تھا ختم ہو جائے گا۔ دفعہ 1 کا ذیلی دفعہ (4) تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس طرح کی تحقیقات اور ٹرائلز کو زندہ رکھتا ہے، جیسا کہ جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6 کے ذریعے کیا جاتا ہے، جب بعد کا ایکٹ پہلے کے ایکٹ کو منسوخ کرتا ہے۔ ایسی صورت حال میں، یہ ماننا ممکن نہیں ہے کہ TADA کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے، جو کہ ایک عارضی ایکٹ تھا، صورتحال نے اب تک ان جرائم کو تبدیل کر دیا ہے جن کا مبینہ طور پر اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے وقت ارتکاب کیا گیا تھا۔

اس کے بعد یہ پیش کیا گیا کہ موجودہ معاملے میں اپیل گزاروں کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 167 (2) (جسے اس کے بعد 'کوڈ' کہا گیا ہے) فقرہ (اے) کے فوائد سے انکار کر دیا گیا ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انہیں مخصوص قانونی مدت کے اندر فرد قرار داد جرم جمع کرانے میں غلطی کی بنیاد پر رہا کیا گیا ہے۔TADA کی دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4)TADA کے تحت جرائم کے سلسلے میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 کے التزام کو لاگو کرتی ہے سوائے اس کے کہ ایسے جرائم کے سلسلے میں مجاز حراست کے لیے مقرر کردہ ادوار جن کے دوران تفتیش مکمل کی جانی چاہیے وہ مختلف ہیں۔ دفعہ 20(4)(بی) اور دفعہ 20(4)(بی بی) میں متعین مدتوں کی میعاد ختم ہونے کے بعد، TADA کے تحت کسی جرم کا ملزم ضابطہ اخلاق کی شق 167(2) کے فقرہ (اے) کے لحاظ سے ضمانت پر رہا ہونے کا حق حاصل کر لیتا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کرنے یا متاثر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس عدالت کے فیصلوں کے سلسلے کے پیش نظر، اس حق کو کسی بھی عدالت کے ذریعے شکست نہیں دی جا سکتی، اگر متعلقہ ملزم تیار ہو اور متعلقہ عدالت کے اطمینان کے لیے ضمانت کے بانڈ پیش کرے۔ دفعہ 20(4)(بی) یا دفعہ 20(4)(بی بی) کے ساتھ پڑھے جانے والے ضابطے فقرہ (اے) سے دفعہ 167(2) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے والا کوئی بھی ملزم، تفتیشی ایجنسی کی طرف سے مقررہ مدت کے اندر، خود دفعہ 167(2) فقرہ (اے) کے پیش نظر، تحقیقات کو ختم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے، ضابطہ اخلاق کے باب XXXIII کی توضیعات کے تحت اس طرح رہا کیا گیا سمجھا جائے گا۔ یہ نہیں مانا جا سکتا کہ TADA کے تحت جرائم سمیت کسی بھی جرم کا ملزم اگر تحقیقات کی تکمیل میں غلطی کی وجہ سے ضمانت پر رہا ہو جاتا ہے، تو جلد ہی فرد قرار داد جرم دائر نہیں کی جاتی، ایسے ملزم کو ضمانت دینے کا حکم منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ ایسے ملزم کی ضمانت جسے تفتیشی افسر کی جانب سے تحقیقات مکمل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے رہا کیا گیا ہے، منسوخ کی جا سکتی ہے، لیکن نہ صرف اس بنیاد پر کہ رہائی کے بعد ایسے ملزم کے خلاف TADA کے تحت جرم کے لیے فرد قرار داد جرم جمع کرائی گئی ہے۔ ضمانت منسوخ کرنے کے لیے ضمانت کی منسوخی کے حوالے سے اچھی طرح سے طے شدہ اصول وضع کرنے ہوں گے۔ اس سلسلے میں، اسلم بابلال دیسائی بنام ریاست مہاراشٹر، [1992] 4 ایس سی سی 272 کے معاملے کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ اکثریت کے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ دفعات 167(2) فقرہ (اے) کے تحت دفعات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضمانت دینے کا حکم دفعات 437(1) یا ذیلی دفعات (2) یا دفعات 439(1) کے تحت سمجھا جائے گا اور جب ضابطہ اخلاق کی دفعات 437(5) اور 439(2) کے تحت منسوخی کا مقدمہ بنایا جائے تو اس حکم کو منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے واحد بنیاد یہ نہیں ہونی چاہیے کہ ایسے ملزم کی رہائی کے بعد فرد قرار داد جرم جمع کرائی گئی ہو۔ اسی رائے کا اظہار اس عدالت نے رگھوبیر سنگھ بنام ریاست بہار، اے آئی آر (1987) ایس سی 149 = 1986(3) ایس سی آر 802 کے معاملے میں کیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جہاں تک موجودہ مقدمے کے حقائق کا تعلق ہے، اپیل کنندہ نمبر 1 سے 6 کو 16.1.1993 پر حراست میں لیا گیا تھا۔ فرد قرار داد جرم 30.8.1993 پر جمع کرائی گئی تھی؛ ظاہر ہے کہ دفعہ 20 (4) (b) کے تحت قانونی مدت سے آگے۔ ریکارڈ پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ اپیل گزاروں کے سلسلے میں دفعہ 20(4)(بی بی) کی توضیعات کا اطلاق کیا گیا تھا۔ وہ TADA کی دفعہ 20(4)(بی) کے ساتھ پڑھے جانے والے ضابطے کی دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کے حقدار ہو گئے تھے۔ لیکن یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ اپیل گزاروں کی جانب سے مذکورہ بنیاد پر ضمانت کے لیے کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی۔ جب تک اپیل گزاروں کی جانب سے درخواستیں نہیں کی گئی تھیں، قانونی مدت کے اندر تحقیقات کی تکمیل میں کوتاہی کی بنیاد پر انہیں رہا کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ اب یہ طے ہو گیا ہے کہ فرد قرار داد جرم جمع کرانے اور نوٹس لینے کے بعد اس حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اس صورت میں متعلقہ ملزم کا ریمانڈ بشمول اس شخص کا جس پر TADA کے تحت جرم کرنے کا الزام ہے، دفعہ 167 (2) کے تحت نہیں بلکہ ضابطہ اخلاق کی دیگر توضیعات کے تحت ہے۔ اس عدالت کے ایک آئینی بنچ نے سنجے دت بنام ریاست کے معاملے میں سی بی آئی بمبئی 5 [1994]، (II) ایس سی سی 410 کے بذریعے اس پر خاص طور پر غور کیا ہے۔ کہا گیا:

> "ملزم کا TADA ایکٹ کی دفعہ 20 (4) (بی بی) کے مطابق ضمانت پر رہا ہونے کا "ناقابل عمل حق" جسے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 167 (2) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، تحقیقات کو مکمل کرنے اور اجازت شدہ وقت کے اندر چالان داخل کرنے میں ناکامی، جیسا کہ ہیتندر وشنو ٹھاکر میں قرار دیا گیا ہے، ایک ایسا حق ہے جو ملزم کے ذریعے صرف کوتاہی کے وقت سے چالان داخل کرنے تک نافذ کیا جاتا ہے اور یہ برقرار نہیں رہتا ہے یا دائر کیے جانے والے چالان پر قابل نفاذ نہیں رہتا ہے۔ اگر ملزم اس شق کے تحت مدت، سال 180 دن یا توسیع شدہ مدت، جیسا بھی معاملہ ہو، کی میعاد ختم ہونے پر ضمانت کے لیے درخواست دیتا ہے، تو اسے فوری طور پر ضمانت پر رہا کرنا ہو گا۔ ملزم، جسے ضمانت پر رہا کیا گیا ہے، کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے مطابق گرفتار کیا جا سکتا ہے اور اسے حراست میں لیا جا سکتا ہے۔ چالان دائر کرنے کے بعد ضمانت پر رہا ہونے کا ملزم کا حق، مقررہ وقت کے اندر اسے داخل کرنے میں غلطی کے باوجود، چالان داخل کرنے کے وقت سے صرف اس مرحلے پر قابل اطلاق ضمانت کی منظوری سے متعلق توضیعات کے ذریعے زیر انتظام ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس طرح اب اپیل گزاروں کے لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت کا دعوی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں کے خلاف فرد قرار داد جرم جمع کرائی گئی ہے، اور وہ ضابطہ اخلاق کی دیگر توضیعات کے تحت منظور کیے گئے ریمانڈ کے احکامات کی بنیاد پر حراست میں ہیں اور اس مرحلے پر دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) لاگو نہیں ہو گی۔

اپیل کی سماعت کے دوران، اپیل گزاروں کی جانب سے پیش ہوئے وکیل نے نشاندہی کی کہ کچھ عدالتیں تحقیقات کی تکمیل کے لیے قانونی مدت ختم ہونے کے بعد دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ملزم کے ضمانت پر رہا ہونے کے حق کو شکست دینے کے لیے ضمانت کی درخواستیں کچھ دنوں کے لیے زیر التوار کھیں تاکہ اس دوران فرد قرار داد جرم جمع کرائی جائیں۔ کسی بھی عدالت کی طرف سے اس طرح کے کسی بھی عمل کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔ اگر کوئی ملزم جس پر کسی قسم کے جرم کا الزام ہے، دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کا حقدار ہو جاتا ہے کہ فرد قرار داد جرم جمع ہونے تک درخواستوں کو زیر التوا رکھ کر قانونی حق کو شکست نہیں دی جانی چاہیے، تاکہ جو حق حاصل ہوا تھا وہ ختم ہو جائے اور شکست کھائے۔ جہاں تک موجودہ کیس کا تعلق ہے، ہمیں اپیل گزاروں کے وکیل کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ قابلیت پر ضمانت دینے کی درخواست دائر کی گئی تھی جسے 22.3.1993 پر خارج کر دیا گیا تھا۔ لیکن اعتراف ہے کہ فرد قرار داد جرم جمع کرانے کے لیے قانونی مدت ختم ہونے کے بعد ضمانت دینے کے لیے کوئی درخواست دائر نہیں کی گئی تھی۔ اس بات کا کوئی بیان نہیں ہے کہ قانونی مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت اپیل گزاروں کی جانب سے ضمانت کی منظوری کے لیے کوئی درخواست دائر کی گئی تھی جس کی درخواست 30 اگست 1993 تک زیر التوا رکھی گئی تھی۔ اب اپیل گزاروں نے دفعہ 167 (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کا اپنا حق کھو دیا ہے کیونکہ وہ ضابطہ اخلاق کی دیگر توضیعات کے تحت منظور کیے گئے ریمانڈ کے احکامات کی بنیاد پر حراست میں ہیں۔ ایسے میں ہمارے پاس ان اپیلوں کو خارج کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ تاہم، ہم نے ہدایت دی کہ اپیل کنندگان کے ٹرائل میں تیزی لائی جائے۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document